www.emarsiya.com

مرثیہ

پھر مہ عاشور میں چشمِ جہاں کر کے نم
برہم و درہم کیا دفترِ تن یک قلم
کشورِ جاں پر جھکا لشکرِ اندوہ و غم (۱)
سینے میں برپا ہوئے آہ و فغاں کے علم
دل کی طرف غم چلا خنجرِ خونیں بدست
صبر کے لشکر کو دی فوج الم نے شکست

حضرتِ عباسؑ نے شاہ کے آرو برو
دوش پہ رکھا علم سوئے فلک کر کے رو
ہاتھ اُٹھا کر کہا رکھیو مری آبرو (۲)
اے میرے پروردگار اب ہے یہی آرزو
سینے پہ داغِ وفا تا بہ عدم ساتھ ہو
آگے ہو نیزے پہ سر پیچھے علم ہاتھ ہو

خلق کیے سر دیا شہہؑ کے علم دار نے
جنس وفا مول لی غم کے خریدار نے
آج کے دن، کی وفا، بھائی وفادار نے (۳)
نام کیا فوج میں فوج کے سردار نے
چھوڑ گیا حشر تک ذکرِ وفا بر زمیں
تھی یہی شرطِ وفا اس پہ ہزار آفریں

تھی دلِ عباسؑ کی حق سے یہی گفتگو
ہاتھ میں میرے علم، ہاتھ تیرے آبرو
یعنی دمِ واپسیں کیجو مجھے سرخ رو (۴)
اتنے میں اِک دور سے آئی صدائے غلو
یعنی کہ اصغرؑ کے تئیں دودھ بن آیا ہے غش
مر چلے ہم تشنہ لب یا ابتا العطش

یعنی اے بابا چلو جان چلی پیاس سے
ہو چکے ہم نا امید جینے کی اب آس سے
پانی منگا دو ہمیں یا تو کسی پاس سے (۵)
یا کہو اتنا سخن اب چچا عباسؑ سے
خیمہ سے دریا تلک بھائی جی ٹک جایئے
لے کے سکینہؑ سے مشک پانی کی بھر لایئے

www.emarsiya.com

(۶)
کان میں عباسؑ کے جب کہ یہ پہنچا سخن — خیمہ کی جانب چلا گریہ کناں نعرہ زن
دیکھا تو اصغرؑ علی پیاس سے کھولے دہن — ہچکیاں لیتا ہے اور پھر گئے اُس کے نین
چشم سکینہؑ کی بھی دیکھی تو پُر اشک ہے
ہاتھ میں وہ چشمِ تر سوکھی لئے مشک ہے

(۷)
کہتی ہے وہ تشنہ لب اے مرے پیارے چچا — پیاس سے کئی دن ہوئے اب تو مرا دم چلا
غش میں اماں جان ہیں اور علی اصغرؑ مؤا — ہو سکے گر اے چچا تُو لبِ دریا پہ جا
پانی سے بھر کر شتاب لادے مجھے مشکِ آب
مالکِ روزِ جزا دے تجھے اسکا ثواب

(۸)
تازہ کرے جو کوئی تشنہ لبوں کا کنول — حق سے یہ امید ہے شدتِ محشر میں کل
ساقیٔ کوثر اُسے اُس کا وہاں دے بدل — اور نکوئی رہے خلق میں ضرب المثل
سُن کے یہ عباسؑ کا آگیا دل جوش پر
دامنِ ہمت کو باندھ مشک رکھی دوش پر

(۹)
شیرِ دلاور چلا خیمے سے پھر بھرنے آب — دل بہ وفا ہم بغل جا بہ اجل ہم رکاب
زندگیٔ دہر کو سمجھے ہوئے جوں حباب — دل سے یہ کہتا ہوا اپنے بطورِ خطاب
سُن میرے دل زندگی تیری دمِ چند ہے
یاں سے وہ منزل تجھے اب قدمِ چند ہے

(۱۰)
آج کے دن بھائی پر وقت نپٹ سخت ہے — تختۂ تابوت اُسے آج سرِ تخت ہے
شکل کفن سر بسر تن کے اوپر رخت ہے — مرنا تجھے اس گھڑی یاوریٔ بخت ہے
پھر نہ کبھو عمر بھر وقت یہ ہاتھ آئے گا
حسرت و غم بعد ازیں خاک میں مل جائے گا

(۱۱)
وقت نہیں رہنے کا بات یہ رہ جائے گی — بھائی کے بن زندگی کیسے تجھے بھائے گی
ایک دن آخر ترے سر پہ اجل آئے گی — قسمت اگر اس گھڑی سر کو نہ کٹوائے گی
سر پہ اس آفات کو بھائی تُو سہہ جائے گا
حشر تلک خلق میں حرف یہ رہ جائے گا

www.emarsiya.com

(۱۲)
صبح قیامت تلک بھائی کے سب نوحہ گر — سینہ و سر پیٹ کر یوں کہیں گے ہمدگر
ہوتا گر عباسؑ بھی فاطمہؑ کا اِک جگر — بھائی حسینؑ اپنے کا ساتھ وہ سب چھوڑ کر
جان کو کرتا عزیز بھائی نہ رکھتا عزیز
ہائے یہ کرتا ہے کام کوئی بھی اتنا عزیز

(۱۳)
جس گھڑی ہو کر شہید یہ شہہؑ والا مقام — بے سروں کی فوج سے دونوں جہاں کا امام
باتنِ آلودہ خوں جاکے بہ دارالسّلام — فاطمہؑ کے روبرو ہووے کھڑا تشنہ کام
اور وہ اماں دوڑ کر لے اُسے آغوش میں
گریہ کناں زار زار آوے گی اک جوش میں

(۱۴)
روئے گی بے اختیار اُس گھڑی کر کر کے بین — صحن میں فردوس کے ہووے گا اِک شور و شین
پوچھے گی اُس وقت وہ روشنیٔ مشرقین — سب ہیں پر عباسؑ اِک آج کدھر ہے حسینؑ
جس گھڑی یہ والدہ اُس سے کرے گی خطاب
بھائی حسینؑ اُس گھڑی دیوینگے واں کیا جواب

(۱۵)
کہوینگے اماں سنو غم کی مری داستاں — لشکرِ قتّال میں جب میں کھڑا خستہ جاں
فوجِ ستم گرد تھی اور میں تھا درمیاں — چلتے تھے از چار سو نیزہ و تیر و سناں
زخموں سے شمشیر کے تن کا عجب حال ہے
تیروں سے سینہ مرا صورتِ غربال ہے

(۱۶)
گھوڑے سے زخمی گرا جس گھڑی میں کھا کے غش — دل میں تو اللہ تھا زیرِ زباں العطش
سر پہ وہیں آگیا قاتلِ جلّاد وش — سجدے میں خنجر تلے جب جُھکا میں نالہ کش
ٹل گیا اُس وقت میں بھائی مرے پاس سے
مجھ کو توقع نہ تھی ہائے یہ عباسؑ سے

(۱۷)
جب سُنے گی والدہ بھائی سے میری یہ بات — مل کفِ افسوس کو مارے گی زانو پہ ہات
کہوے گی عباسؑ نے اے مرے والا صفات — ایسے بُرے وقت میں کیوں نہ دیا تیرا سات
جان کو پیارا کیا بھائی نہ پیارا کیا
تو مؤا دریا پہ اور اُس نے کنارا کیا

www.emarsiya.com

۱۸
کیسے کریگی بھلا تیری یہ غیرت قبول
بھائی مرے دشت میں با تنِ تنہا ملوُل
اور نہ کرے اُسکے ساتھ تو یہ سعادت حصول
شرم کر اے بے خبر آج روئے بتولؑ
بھائی کے قدموں تلے مر تو اگر اہل ہے
زندگیٔ چند روز ورنہ یہاں سہل ہے

۱۹
دل کو جو غیرت لگے باگ اٹھا ایک بار
ڈال دیا نہر میں اُسپ جو تھا راہوار
مشک لی پانی سے بھر واں سے کیا جو گذار
پیچھے لگے تیغ زن تیغیں لئے کئی ہزار
شیر نے آخر کو ایک شانے پہ شمشیر لی
بازو اِدھر کٹ گیا مشک اُدھر پھیر لی

۲۰
تیغ لگی دوسرے کاندھے سے بازو اُتر
گرنے لگا خاک پر مشک گری زین پر
دانتوں میں تسمہ لیا تیر لگا آن کر
مشک سے پانی بہا نیزے سے چھد گئی کمر
جب لگی اُس شیر کے نوکِ سناں سینے میں
شکلِ اجل پھر گئی چشم کے آئینے میں

۲۱
مشک چھٹی دانت سے پاؤں سے چھوٹی رکاب
بھائی کو آواز دی اے خلفِ بوتراب
خاک پہ میں گر چلا میری خبر لے شتاب
روح مری دے چکی اس میرے تن کو جواب
اب سوئے شہرِ عدم چلنے کو تیار ہوں
جلد پہونچ بھائی میں تشنۂ دیدار ہوں

۲۲
نالۂ عباسؑ کو بھائی نے سُن ایکبار
اُسپ کی پھیری عناں تھا وہ جدھر شہسوار
لاش پر اُس بھائی کے آن کے با چشمِ زار
گھوڑے سے نیچے اُتر کہنے لگے یوں پکار
اے مرے بازوئے دل اے مرے آرامِ جاں
بازو ترے کیا ہوئے برچھی لگی ہے کہاں

۲۳
لاش سے عباسؑ کے کچھ نہ جب آیا جواب
رکھ لیا اُس لاش کو شہؑ نے بہ پشتِ عقاب
لے کے جنازہ چلے خیمہ کی جانب شتاب
حال اب اسوقت کا کیا کہوں میں دل کباب
چشمِ خلائق تمام تر بتر از اشک تھی
گوشۂ تابوت پر لوہو بھری مشک تھی

www.emarsiya.com

۲۴
تھی جو وہ تابوت پر مشک لٹکتی وہاں — مشک کے سوراخ سے پانی کی جا خوں رواں
کہنے لگے دیکھ لوگ بہ آہ و فغاں — لشکرِ شبیرؑ کا ہے یہ بہشتی جواں
فوج کے سلطان کا بھائی وفادار ہے
ہائے یہ رعنا جوان شہہؑ کا علمدار ہے

۲۵
لاش کو عباسؑ کی شہہؑ نے پھر اک آن میں — رکھ دیا آخر کو لا گنجِ شہیدان میں
رہ گئے تنہا کھڑے جنگلِ ویران میں — اتنے میں اک غیب سے آئی صدا کان میں
یعنی حسینؑ اب شتاب عزمِ سفر کیجئے
وعدے پہ اُس روز کے آج وفا کیجئے

۲۶
شاہؑ نے دل میں کہا وقت برابر ہوا — آج مُسَلَّم ہمیں مرگ مقدر ہوا
خون اب اس حلق کا قسمتِ خنجر ہوا — آج کی شب بالیقیں خاک پہ بستر ہوا
سوئینگے ہم حشر تک بے خبر اس دشت میں
تیغ سے کٹ جائیگا شام کو سر طشت میں

۲۷
داہنے بائیں کوئی جب نہ رہا آشنا — سوئے فلک دیکھ کر ہاتھ اُٹھا کر کہا
اے مرے پروردگار اب میں اکیلا رہا — حق میں حسینؑ اپنے کی تیری جو کچھ اب رضا
دل کو حسینؑ اپنے تو مرگ سے خورسند کر
یعنی اسی خاک کا مجھ کو بھی پیوند کر

۲۸
ہو گئی واں اُس گھڑی شہہؑ کی دُعا مستجاب — تیغ لئے ہاتھ میں آکے قضا نے شتاب
کاٹ جو دی شاہؑ کے خیمۂ تن کی طناب — دم اُکھڑ اُس شیر کا رہ گیا شکلِ حباب
بولی قضا اے جواں دم کا تو مہمان ہے
مدفنِ اصلی ترا اب یہ بیابان ہے

۲۹
شیرِ خدا کا پسر گھر گیا میدان میں — دشمنوں کی فوج نے لے لیا درمیان میں
جب نہ رہی تاب کچھ شہہؑ کے تن و جان میں — زین سے نیچے گرے تیروں کی باران میں
تیر لگے جس گھڑی اُس شہہؑ مجبور پر
دھاریں لہو کی بہیں چہرۂ پُر نور پر

www.emarsiya.com

ذکر خفی دل میں کر خالقِ معبود کا ۲۴ سجدۂ آخر کیا خلق کے مسجود کا
اشک اِدھر بہہ چلا چشمِ خوں آلود کا خنجر اُدھر چل گیا قاتلِ مردود کا
عابدِ معبود نے سجدے ہی میں جان دی
سر نہ زمیں سے اٹھا واہ ری یہ بندگی

راز جو تھا درمیاں خالق و مخلوق میں ۲۵ تا دمِ خنجر رہا عاشق و معشوق میں
لاش کو رکھ الغرض نور کے صندوق میں لے کے ملائک چلے عالمِ عبوق میں
پڑ گیا اک زلزلہ عالمِ ملکوت پر
رونے لگے وحش و طیر شیر کے تابوت پر

مرنے سے اُس شاہؑ کے پڑ گئی لشکر میں لوٹ ۲۶ بھائی سے بھائی چھٹا ماں گئی بیٹے سے چھوٹ
الجرم رہ گئے سینہ و سر کوٹ کوٹ بازوئے صبر تواں رہ گئے ماتم سے ٹوٹ
چھوڑ تجلّی بس اب دفترِ غم ہاتھ سے
رکھ دے چل اے چشمِ تر مثل قلم ہاتھ سے